SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633

Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 333-345

Publishers: Nobel Institute for New Generation

http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Dr. Professor Hafiz Abdul Basit Khan. (2024). The Collective Ijtihad- Importance, Principles and Manifestation: اجتماعی اجتہاد ضرورت واہمیت۔اصول ومظاہر. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/355

" The Collective Ijtihad- Importance, Principles and Manifestation

اجتماعی اجتہاد ضرورت واہمیت۔اصول ومظاہر "

Dr. Professor Hafiz Abdul Basit Khan[1]

Sheikh Zayed Islamic Centre University of the Punjab Lahore Pakistan

Abstract

Collective Ijtihad is the process of deriving Islamic legal rulings through the collaboration of qualified scholars, allowing for comprehensive and balanced responses to modern challenges. Its importance lies in addressing complex, multifaceted issues—such as medical ethics, technology, and finance—that require diverse expertise and avoid the limitations of individual Ijtihad. By involving multiple scholars, collective Ijtihad produces more credible and widely accepted rulings. The principles guiding collective Ijtihad include ensuring that participants are well-versed in Islamic jurisprudence, striving for consensus (Ijma) among scholars, and ensuring that rulings are contextually relevant while aligned with the core objectives of Sharia (Maqasid al-Sharia). Additionally, experts from relevant modern fields, like medicine and economics, often contribute to these discussions to provide specialized insights. Manifestation of collective Ijtihad is evident in the work of institutions like the International Islamic Fiqh Academy and the European Council for Fatwa and Research, where scholars from different disciplines collaborate to address contemporary issues such as Islamic finance and organ transplantation. This method enhances the relevance and flexibility of Islamic jurisprudence while preserving its foundational principles. In summary, collective Ijtihad ensures that Islamic law evolves to meet modern needs through a collaborative and inclusive approach, maintaining legitimacy and contextual relevance.

Keywords: collective ijtihad; contemporary issues; Islamic fiqh academies

اجتہاد ایک مسلسل عمل (on-going process) ہے۔اصول وضوابط اور ثوابت میں اجتہاد دین میں تحریف کا راستہ کھولتا ہے مگر فروع و مجتہد فیہ مسائل نیز حوادث ونوازل میں اجتہاد دین کی روح اور اس کی سرمدیت کا مظہر ہے۔آخری دو صدیوں میں اجتماعی اجتہاد نے بوجوہ انفرادی اجتہاد سے زیادہ پذیرائی پائی ہے۔اجتماعی اجتہاد کی اس تحریک کی ضرورت اور اس کے اصول وضوابط کا جاننا نیز اس کے مظاہر سے واقفیت نہایت ضروری ہے۔ اس پس منظر میں سطور ذیل اجتماعی اجتہاد کے ان تین پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے۔آخری دو صدیوں میں اس منہج اجتہاد کا نقطہ آغاز مجلۃ الاحکام العدلیہ کی تدوین ہے۔

مجلۃ الاحکام العدلیہ کی تدوین... ایک نئے دور کا آغاز

تیرہویں صدی کے آخری ربع میں اسلام میں پہلی مرتبہ مغربی طرز قانون کی طرح کا دفعہ دار قانون "مجلۃ الاحکام العدلیہ" مرتب ہوا۔یہ مجلہ عثمانی

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 282-291
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Azhar Javed, & Dr. Professor Muhammad Aslam Khan. (2024). A Research Study on the Types, Rulings, and Conditions of Magic (Sihr) in Light of Tafseer Fath ul Aziz: تفسیر فتح العزیز کی روشنی میں سحر کی اقسام،احکام اور شرائط کا تحقیقی مطالعہ. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/352

سلطنت کا قانون مدنی تھا۔مجلّہ کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے مصطفی الزرقاء لکھتے ہیں کہ سلطنت عثمانیہ میں محکمہ شرعیہ (عدلیہ) سے علیحدہ ایک محکمہ (محکمہ انتظامیہ) بنایا گیا جس کے ذمے بعض دعوؤں کی سماعت تھی اور اس محکمہ کے حکام شرعی احکام سے واقف نہ تھے۔اس وقت ایسے مدون قانون کی ضرورت محسوس ہوئی،جو مذاہب کی تفصیل،متعدد اقوال اور پیچیدہ تفاصیل سے خالی ہو،تاکہ حکام آسانی سے اس قانون کی روشنی میں فیصلے کرسکیں۔[1] خود مجلہ کے مرتبین نے صدر اعظم عالی پاشا کے سامنے اس مجلہ کی تدوین کا جو سبب بیان کیا وہ یہی تھا کہ فقہ حنفی کے وسیع ذخیرہ فقہ سے ایسے قوانین منتخب کرکے مدون کرنے کی ضرورت ہے جو عرف وعادت کے مطابق ہوں۔[2]

اس مجلہ کی تدوین کے لیے جن اراکین کا انتخاب ہوا،ان کے صدر احمد جودت پاشا(عدلیہ کے سربراہ) مقرر ہوئے۔اس کے علاوہ احمد خلوصی،احمد علمی (محکمہ عدلیہ کے اراکین) محمد امین جندی،سیف الدین (سلطنت کی مجلس شوریٰ کے اراکین) سید خلیل(محکمہ اوقاف کے رکن) اور علامہ ابن عابدین الشامی کے بیٹے شیخ محمد علاءالدین ابن عابدین شامل تھے۔لیکن یہ اراکین وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے رہے۔[3]

مجلس نے اپنا کام ۱۳۸۵ھ / ۱۸۶۸ء[4] یا1286ھ/1869ء[5] میں شروع کیا۔ہر ہر رکن کے ذمے علیحدہ علیحدہ ابواب لگائے گئے۔یہ سب اپنا کام رئیس مجلس کو دکھاتے تھے اور وہ اس کی تہذیب کرکے حتمی شکل دے دیتے تھے۔۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء میں یہ کام مکمل ہوگیا اور یہ قانون نافذ کردیا گیا۔[6]

یہ مجلہ ۱۸۵۱ دفعات پر مشتمل ہے۔مجلہ میں ایک مقدمہ اور سولہ کتابیں (حصے) ہیں۔کتب میں ابتداء کتاب البیوع سے ہوتی ہے۔پھر اجارات،کفالہ،حوالہ،رہن،امانات،ہبہ،غصب واتلاف،حجر،اکراہ،شرکات،وکالہ،صلح،اقرار،دعویٰ،بینات وتحلیف اور قضاء شامل ہیں۔مجلہ کے مرتبین نے ان قوانین کو مرتب کرتے ہوئے حنفیہ کی ظاہر الروایۃ کو لیا ہے۔البتہ جہاں انہوں نے ظاہر الروایہ میں اپنے زمانے کے تقاضوں کو سامنے

---

[1] المدخل الفقہی العام،1/ ۱۹۷

[2] سلیم رستم باز،شرح المجلۃ،بیروت،دارالکتب العلمیۃ،س ن،ص ۱۵-۹

[3] علی محمد معوض وعادل عبدالموجود،تاریخ التشریع الاسلامی،بیروت،دارالکتب العلمیہ،2000ء،2/ ۲۹۷

[4] ایضا۲/ ۲۹۸

[5] المدخل الفقہی العام،1/ ۱۹۸

[6] علی محمد معوض،تاریخ التشریع الاسلامی،2/ ۲۹۷

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 282-291
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Azhar Javed, & Dr. Professor Muhammad Aslam Khan. (2024). A Research Study on the Types, Rulings, and Conditions of Magic (Sihr) in Light of Tafseer Fath ul Aziz: تفسیر فتح العزیز کی روشنی میں سحر کی اقسام، احکام اور شرائط کا تحقیقی مطالعہ. Shnakhat, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/352

رکھتے ہوئے تنگی محسوس کی ہے وہاں امام ابو حنیفہ کے قول سے عدول کرکے صاحبین کے قول کو لیا ہے۔ مثلاً بیو قوف پر معاملات میں پابندی لگانے کے سلسلے میں انہوں نے امام صاحب کے قول کی بجائے صاحبین کے قول کو اختیار کیا ہے۔[7] اسی طرح عقد الاستصناع کے جواز کے سلسلے میں انہوں نے امام ابو یوسف کے قول کو اختیار کیا ہے۔[8] اسی طرح غصب شدہ شئے کے منافع کے سلسلے میں انہوں نے متاخرین حنفیہ کی رائے کو لیا ہے۔ اسی طرح بیع الوفاء کے سلسلے میں انہوں نے ابو اللیث سمرقندی کے قول کو اختیار کیا ہے جبکہ ظاہر الروایہ میں بیع الوفاء کی اجازت نہیں ہے۔[9] اسی طرح پھل کے پکنے سے پہلے اس کی بیع اس شرط کے ساتھ کہ بائع اسے ابھی درخت پر ہی رہنے دے گا، اس مسئلہ میں امام محمد کے قول کو اختیار کیا گیا ہے۔[10]

مجلۃ الاحکام العدلیہ کی تدوین و تنفیذ سے دو تصورات کو بہت فروغ ملا اور وہی اس دور کی خصوصیات ہیں۔

1۔ اسلامی فقہ (قانون) کی دفعہ دار تنظیم، ترتیب اور تدوین

2۔ معاصر اجتماعی فقہی مسائل کے حل میں اجتماعی اجتہاد کا طریقہ کار

اسلامی فقہ (قانون) کی دفعہ دار تنظیم، ترتیب اور تدوین

سب سے پہلے یہ نکتہ قابل غور ہے کہ اسلامی فقہ کی تاریخ میں کبھی بھی قانون بنانے، مرتب کرنے اور اس کو توسیع دینے میں ریاست کا عمل دخل نہیں رہا حتی کہ اس کی تکمیل و تنفیذ میں بھی ریاست کا عمل دخل نہیں رہا۔ یہ ایک پرائیویٹ قانون ہے جو فقہاء و مجتہدین کے عالی دماغوں کے نتائج فکر ہیں۔ مزید یہ کہ جب بھی فقہاء و مجتہدین کے اس حق قانون سازی و اجتہاد میں ان کے معاصر حکمرانوں نے دخل دینے کی کوشش کی اور ان فقہاء کی آراء کے مقابلے میں اپنی آراء کو ترویج دینے کی کوشش کی تو عامتہ المسلمین نے نہ صرف ان کی آراء کو یکسر مسترد کر دیا بلکہ ان کے اس عمل کی بھی مخالفت کی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اسلام میں قانون سازی ریاستی عمل دخل سے آزاد رہی۔[11]

یہی وجہ ہے کہ مختلف فقہی مسالک یا آراء میں سے کسی ایک مسلک یا رائے کو سرکاری طور پر نافذ کرنے کی کوشش تک کی حوصلہ

---

[7] محمد خالد الاتاسی، شرح مجلۃ الاحکام العدلیہ مع متن مجلہ، کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، س ن، مادہ ۹۵۸، 3/ ۵۱۸

[8] ایضاً مادہ 388، 2/400-402

[9] ایضاً مادہ 296، 2/ 414-416

[10] ایضاً مادہ 206، 2/ 94-96

[11] محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، امام ابو حنیفہ کی تدوین قانون اسلامی، کراچی، اردو اکیڈمی، ۱۹۸۳ء، ص ۲۳-۲۱؛ محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، خطبات بہاولپور، اسلام آباد، ادارہ تحقیقات اسلامی ۱۹۹۹ء، ص ۱۱۹؛ محمود احمد غازی، ڈاکٹر، خطبات بہاولپور (۲) اسلام کا قانون بین الممالک، بہاولپور، اسلامیہ یونیورسٹی، ۱۹۹۷ء، ص ۳۷-۳۲

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 282-291
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index
Cite us here: Azhar Javed, & Dr. Professor Muhammad Aslam Khan. (2024). A Research Study on the Types, Rulings, and Conditions of Magic (Sihr) in Light of Tafseer Fath ul Aziz: تفسیر فتح العزیز کی روشنی میں سحر کی اقسام،احکام اور شرائط کا تحقیقی مطالعہ. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/352

افزائی نہیں کی گئی۔ابن المقفع، جو عربی کا مشہور ادیب تھا،اس نے خلیفہ منصور کو لکھا تھا کہ قضاۃ کے فیصلوں میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے لہذا انہیں کسی ایک فقہی رائے کا پابند بنایا جائے۔ [12] لیکن اس کی اس رائے کو خلیفہ نے لوگوں کی مخالفت کے ڈر سے قبول نہیں کیا۔اسی طرح خلیفہ منصور نے امام مالک کو کہا تھا کہ ان کی موطا کو سلطنت عباسی کا سرکاری قانون بنا دیا جائے مگر انہوں نے یہ کہہ کر اس کی مخالفت کی کہ ہر جگہ کے رہنے والوں کے پاس نبی ﷺ کی احادیث پہنچ گئی ہیں اور وہ ان پر عامل ہیں۔ [13]

اس سے معلوم ہوا کہ دفعہ وار (codified) شکل کے متعین قانون کی ضرورت کبھی بھی (باستثنائے واقعات بالا) کے محسوس نہیں کی گئی بلکہ فقہاء و قضاۃ اپنے اجتہادات کے مطابق قانون سازی کرتے تھے۔

مجلۃ الاحکام العدلیہ کی تالیف کے وقت اکثر مسلم ممالک، مغربی طاقتوں کے زیر نگیں آئے ہوئے تھے۔ مغربی ریاستوں میں،اسلامی ریاستوں کے برعکس قانون ہمیشہ سرکاری سطح ہی پر بنتا ہے اور قانون دانوں کا حصہ اس میں صرف ایک راہبر و مشیر ہی کا ہوتا ہے۔ لہذا وہاں حکومت کا دفعہ وار مرتب کیا ہوا قانون عدالتوں میں استعمال ہوتا ہے اور اس کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں۔اکثر اسلامی مقبوضات میں غیر مسلم استعماری طاقتیں اپنے پنجے گاڑ چکی تھیں اور انہوں نے رفتہ رفتہ مسلمان قاضیوں کو برطرف کر کے اپنا قانون نافذ کیا اور اس قانون کے جاننے والوں کو بطور قاضی (جج) مقرر کیا۔جب مسلم ممالک استعماری طاقتوں کے چنگل سے آزاد ہوئے تو قلوب واذہان اسلامی طرز قانون وعدلیہ سے نامانوس ہو چکے تھے اور فی الفور نفاذ کیلئے ان کے پاس وہی مغربی قوانین تھے جو دورِ غلامی میں ان پر نافذ تھے۔ یہ ریاستیں مسلم ریاستیں تھیں مگر اسلامی ریاستیں نہ تھیں۔خلافت کی بجائے جمہوریت ان کا طرز حکومت تھا۔

اس دور میں مسلم امہ کے جن حضرات کو ان کے مجددانہ و مصلحانہ افکار کے باعث شہرت حاصل ہوئی وہ بھی مغربی طرز قانون سے مالوف تھے لہذا ان کے ہاں بھی یہی آواز تھی کہ اسلام میں اب نفاذ کی صلاحیت ختم ہو چکی ہے تا آنکہ اجتہاد کے ذریعے اسے نئی زندگی دی جائے۔ کسی منظم دفعہ وار اسلامی قانون کی عدم موجودگی اجتہاد نو کی آواز کا سبب بنی۔ چنانچہ بعض نو آزاد مسلم ممالک میں مغربی قانون نافذ کیا گیا۔سب سے پہلے ۱۸۷۷ء۔ ۱۸۸۵ء کے دوران مصر میں نپولین کوڈ پر مبنی مختلف دیوانی، فوجداری، تجارتی اور جہازرانی وغیرہ قانونی ضابطے مرتب کرا کے ملک میں نافذ کیے گئے۔ [14] بعد ازاں مصر شام، لبنان، عراق اور مراکش وغیرہ میں بھی مغربی طرز کے قانونی ضابطے درآمد کر کے نافذ کیے گئے۔ [15]

---

[12] احمد زکی صفوت (مرتب) رسالۃ فی الصحابۃ مشمولہ جمہرۃ رسائل العرب فی عصور العربیۃ الزاہرۃ، بیروت، المکتبۃ العلمیۃ، س۔ن، ۴۸-۳/۳۰

[13] محمد الزرقانی، مقدمہ، شرح الزرقانی علی موطا الامام مالک، قاہرۃ، المکتبۃ التجاریۃ، 1355ھ، 1/7-8

[14] N.J coulson, A History of Islamic Law, Edinburg, EUP1964 P:152

[15] صبحی محمصانی، فلسفۃ التشریع فی الاسلام، بیروت، دار العلم، ۱۹۶۱ء، ص ۹۳ - ۱۲۸

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 282-291
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index
Cite us here: Azhar Javed, & Dr. Professor Muhammad Aslam Khan. (2024). A Research Study on the Types, Rulings, and Conditions of Magic (Sihr) in Light of Tafseer Fath ul Aziz: تفسیر فتح العزیز کی روشنی میں سحر کی اقسام،احکام اور شرائط کا تحقیقی مطالعہ. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/352

دوسری طرف اسلامی قانون کی دفعہ وار تنظیم و ترتیب کی آواز نے ایک تحریک کی شکل اختیار کرلی۔

اسلامی قانون کی ضابطہ بندی کی تحریک:

بیسویں صدی کے ربع اول میں اسلامی قانون کی ضابطہ بندی نے ایک تحریک کی شکل اختیار کرلی۔ چنانچہ سب سے پہلے مصر میں، بعد ازاں شام، تیونس، عراق، مراکش، اردن، متحدہ ہندوستان اور پاکستان میں دفعہ وار قوانین مرتب ہوئے اور اُن میں سے اکثر نافذ بھی کر دیئے گئے۔[16]

اس ضمن میں چند نجی کاوشیں بھی سامنے آئیں۔ چنانچہ بیسویں صدی کے مشہور فقیہ ڈاکٹر مصطفیٰ الزرقاء نے اپنی تصنیف " المدخل الفقہی العام'' میں شخصی اور مالی احکام کو دفعہ وار انداز میں پیش کیا۔ جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن نے '' مجموعہ قوانین اسلام" کے نام سے شخصی قوانین کو اس اسلوب میں پیش کیا۔ مگر شخصی قوانین کے علاوہ باقی ابواب فقہیہ کو ہنوز اس انداز میں پیش کرنے کی طرف زیادہ میلان نہیں رہا۔

معاصر اجتماعی فقہی مسائل کے حل میں اجتماعی اجتہاد کا طریقہ کار

اجتماعی اجتہاد کا تصور

مجلۃ الاحکام العدلیہ کی تدوین اور نو آزاد شدہ مسلم ممالک میں مغربی طرز حکومت و قانون کے نفاذ سے یہ تصور ابھرا کہ مسلم ممالک میں بھی اجتماعی اجتہاد اور اجماع کو فروغ دینا چاہیے۔ اس دور میں سب سے پہلے مفتی محمد عبدہٗ (م ۱۹۰۵ء) نے اور بعد ازاں ان کے شاگرد علامہ محمد رشید رضا (م ۱۹۳۵ء) نے اجماع کا ایک نیا تصور پیش کیا۔ وہ یہ کہ قرآن و سنت سے استنباط احکام کی صلاحیت رکھنے والے علماء اور دوسری طرف ملت کے منتخب نمائندوں کو (جن میں صحافی، وکلاء، اساتذہ، اقتصادی، سماجی اور تمدنی مسائل کا ادراک رکھنے والے مفکرین کو) کسی جگہ مثلاً اسمبلی میں جمع کیا جائے۔ ان سب حضرات کا کسی مسئلہ پر اتفاق، اجماع کہلائے گا۔[17]

علامہ محمد اقبال (م ۱۹۳۸ء) نے یہ تصور پیش کیا کہ قانون اسلامی کی جدید تفسیر کیلئے ایک سے زائد ایسے افراد کی ضرورت ہے جو نہ صرف قانون اسلامی کو جدید پیرائے میں مرتب کر سکیں بلکہ اس کو ایسی وسعت دے سکیں جو حال کے تمام تمدنی تقاضے پورے کر سکے۔ یہ بات انہوں نے

[16] تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: تنزیل الرحمٰن، جسٹس ڈاکٹر، مجموعہ قوانین اسلام، اسلام آباد، ادارہ تحقیقات اسلامی، ۱۹۸۷ء، ص ۱۷-۸

[17] Ahmad Hasan, The Doctrine of Ijma in Islam, Islamabad, Islamic Research Institute, 1978, PP:244-250

محمد رشید رضا، الخلافۃ اوالامامۃ العظمی، قاھرۃ، مطبعۃ المنار: ۱۳۴۱ھ، ص 57-61، 92-94

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 282-291
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Azhar Javed, & Dr. Professor Muhammad Aslam Khan. (2024). A Research Study on the Types, Rulings, and Conditions of Magic (Sihr) in Light of Tafseer Fath ul Aziz: تفسیر فتح العزیز کی روشنی میں سحر کی اقسام،احکام اور شرائط کا تحقیقی مطالعہ. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/352

۱۹۰۴ء میں اپنے مضمون ” قومی زندگی" میں لکھی تھی۔ [18] پھر اپنے مشہور خطبے میں جو مجموعہ تشکیل جدید الہیات اسلامیہ کا چھٹا خطبہ ہے، انہوں نے یہ تصور پیش کیا کہ ائمہ اربعہ کے مسالک کے نمائندے اپنا حق اجتہاد پارلیمنٹ کو تفویض کر دیں۔ پھر پارلیمنٹ اس تفویض شدہ حق کے ذریعے اجتہاد کی اہل ہو جائے گی۔ ان کی رائے یہ تھی کہ اس پارلیمنٹ میں علماء، مددگار اور تجویز کار کی حیثیت سے اپنا اہم کردار ادا کرینگے۔ [19] البتہ متحدہ ہندوستان کے تناظر میں اقبال ایک ایسی مجلس علماء کی تشکیل کے خواہش مند تھے جسے دستوری سطح پر تسلیم کیا گیا ہو اور جو قانون ساز اسمبلی کو کوئی ایسا قانون پاس نہ کرنے دے جو مسلم پرسنل لاء کے خلاف جا رہا ہو۔ [20]

علامہ اقبال نے پارلیمنٹ کو حق اجتہاد تفویض کرنے کا تصور مصطفی کمال پاشا کے ترکی کی گرینڈ نیشنل اسمبلی کو حق اجتہاد دیئے جانے کے تناظر میں پیش کیا تھا مگر اس اسمبلی نے بعض افسوس ناک فیصلے کیے، مثلاً یہ کہ رسم الخط کو عربی حروف کی بجائے لاطینی حروف میں تبدیل کر دیا۔ علامہ اقبال کو جب یہ خبر پہنچی کہ اب اذان اور نماز بھی ترکی زبان میں ادا ہوا کرے گی تو اس کی شدید مخالفت کی۔ [21]

علامہ اقبال کا یہ خطبہ اپنی حتمی شکل میں ۱۹۲۹ء تیار ہو گیا تھا اور نومبر ۱۹۲۹ء میں پڑھا گیا۔ ان کی اس زمانہ کے بعد کی شاعری سے یہ بات اشارہ ثابت ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے اس تصور سے رجوع کرنے والے تھے۔ چنانچہ اپنی وفات سے دو برس قبل ۱۹۳۶ء میں "مشرق“ نامی مختصر نظم میں وہ واشگاف الفاظ میں مصطفی کمال اتاترک کی کاوشوں کی بے ثمری کا اظہار کرتے ہیں۔

نہ مصطفی نہ رضا شاہ میں نمود اس کی
کہ روح شرق، بدن کی تلاش میں ہے ابھی [22]

جب خود مصطفی کمال ہی پر عدم اعتماد کا اظہار ہو گیا تو اس کی پارلیمنٹ اور اس کے مفوضہ حق اجتہاد کے تناظر میں مجلس قانون ساز کو دیا جانے

---

[18] علامہ محمد اقبال، قومی زندگی مشمولہ مقالات اقبال، مرتب، عبدالواحد معینی، لاہور، شیخ محمد اشرف، ۱۹۶۳ء، ص ۴۳-۴۲

[19] Allama M. Iqbal, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, Institute of Islamic culture, 2003, pp139-140

[20] تحسین فراقی، اقبال، چند نئے مباحث، لاہور، اقبال اکادمی، ۲۰۰۳، ص ۶۱

[21] ایضاص ۶۳

[22] علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال (ضرب کلیم) ، لاہور، شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۹۸ء، ص ۱۴۲

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 282-291
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index
Cite us here: Azhar Javed, & Dr. Professor Muhammad Aslam Khan. (2024). A Research Study on the Types, Rulings, and Conditions of Magic (Sihr) in Light of Tafseer Fath ul Aziz: تفسیر فتح العزیز کی روشنی میں سحر کی اقسام،احکام اور شرائط کا تحقیقی مطالعہ. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/352

والا حق اجتہاد بھی لازماً معرض شک میں پڑ گیا۔[23]

ان مذکورہ بالا تینوں حضرات کے تصور اجماع کو امت میں قبولیت حاصل نہ ہو سکی۔ ان حضرات کے اس تصور نے اجماع کی بجائے اجتماعی اجتہاد کی ادارتی تنظیم کے تصور کو جلا بخشی۔ علامہ اقبال کے بارے میں تو یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اجماع کا تصور دیا ہی نہیں بلکہ ان کا تصور اجتماعی اجتہاد ہی کا تھا۔

ان مذکورہ بالا حضرات کے علاوہ بھی بعض حضرات علماء کرام نے اجتماعی اجتہاد کی ضرورت پر زور دیا۔

بیسویں صدی میں عالم اسلام کے جید فقیہ ڈاکٹر مصطفی الزرقاء (م ۱۹۹۹ء) کی رائے (یہ رائے انہوں نے ۱۹۵۱ء۔ ۵۲ء کے دوران لکھی تھی) یہ تھی کہ اجتماعی اجتہاد کا مندرجہ ذیل منہج اختیار کیا جائے۔

۱۔ جو مسلمان ممالک آزاد ہیں ان آزاد مسلم ممالک میں اسلامی قانون کو بطور ملکی قانون کے فوری طور پر اختیار کیا جائے اور شریعت اسلامیہ کی تدوین کر کے اس کو قانون مقنن یعنی دفعہ وار انداز میں مرتب کیا جائے۔

۲۔ اس کے بعد فقہ اسلامی کے تمام ذخائر کو سامنے رکھ کر ایسا انسائیکلو پیڈیا تیار کیا جائے جس میں فقہ اسلامی کے سارے مسائل واحکام، تصورات واصول، قواعد وضوابط اور فقہائے اسلام کے تمام خیالات کو جمع کیا جائے تاکہ بوقت تحقیق ان کی طرف رجوع کیا جا سکے۔

3۔ تیسرا اقدام یہ کہ نامور فقہائے اسلام کو ایک لڑی میں اس طرح پرو دیا جائے کہ وہ سال میں ایک بار کسی ایک مقام پر جمع ہوں اور سال میں جمع ہونے کے بعد مختلف معاملات پر اس مواد کی مدد سے غور کریں جو انسائیکلوپیڈیا کی شکل میں موجود ہے اور پھر قانون مدون میں اگر کوئی خلا، ابہام یا کمی ہے تو اسے پورا کر دیں۔[24] اسی تصور کو بعد ازاں ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے بھی اختیار کیا۔[25]

مولانا محمد تقی امینی (م ۱۹۹۱ء) کا شمار ماضی قریب کی نابغہ روزگار شخصیتوں میں ہوتا ہے۔ آپ نے اجتہاد کے موضوع پر دو کتابیں تحریر کیں۔ دونوں کتابیں آپ کے قیام اجمیر، ہندوستان کے زمانہ کی ہیں۔ یہ قیام آپ کی اپنی تصریح کے مطابق ۱۹۵۶ء تا ۱۹۶۴ء ہے۔[26]

آپ نے اس زمانہ میں اپنی کتاب "مسئلہ اجتہاد پر تحقیقی نظر" میں اجتماعی اجتہاد کا تصور پیش کیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

---

[23] اقبال چند نئے مباحث، ص ۵۰-۴۹

[24] محمود احمد غازی، ڈاکٹر، عصر حاضر میں اجماع اور اس کا طریقہ کار مشمولہ عصر حاضر میں اجتہاد اور اس کی قابل عمل صورتیں، ص ۱۹-۱۸

[25] محمد یوسف القرضاوی، ڈاکٹر، الفقہ الاسلامی بین الاصالۃ والتجدید، قاہرہ، دار الصحوۃ، ۱۴۰۶ھ، ص ۷۰-۵۶

[26] مسئلہ اجتہاد پر تحقیقی نظر مشمولہ اجتہاد، ص ۳۶۷-۳۶۶

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 282-291
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index
Cite us here: Azhar Javed, & Dr. Professor Muhammad Aslam Khan. (2024). A Research Study on the Types, Rulings, and Conditions of Magic (Sihr) in Light of Tafseer Fath ul Aziz: تفسیر فتح العزیز کی روشنی میں سحر کی اقسام، احکام اور شرائط کا تحقیقی مطالعہ. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/352

"اجتہاد کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اس کی صلاحیت رکھنے والوں کی ایک مجلس قائم کی جائے جس میں مختلف ضروریات کے لحاظ سے ہر ضرورت کے ماہرین ہوں، ایسی مجلس فقہ حنفی کی تدوین کے وقت بھی قائم تھی جس میں تقریباً چالیس افراد تھے۔"[27]

مولانا نے اپنے اسی تصور کو عملی شکل دینے کیلئے ایک تحریک بھی چلائی جس کے نتیجہ میں ہندوستان میں "مجلس تحقیقات شرعیہ "ندوہ میں قائم ہوئی۔ وہاں ایک سال (۱۹۶۳ء) اس مجلس کے کنونیئر کی حیثیت سے آپ نے کام بھی کیا۔[28]

مولانا محمد یوسف بنوری (م ۱۹۷۸ء) بھی اجتماعی اجتہاد کے تصور کے مؤید رہے۔ چنانچہ ان کا خیال تھا کہ اسلامی احکام اور قدیم فقہی ذخیرے کو جدید قالب میں ڈھالا جائے تاکہ نئی نسل کے دل ودماغ پر اس کا اثر ہو اور جدید دور اسے قبول کر سکے۔ ان کے خیال میں یہ کام علماء کو کسی ایک مرکز پر جمع کر کے کرایا جائے۔[29]

ڈاکٹر محمد حمید اللہ (م ۲۰۰۲ء) نے بھی اجتماعی اجتہاد کا تصور پیش کیا بلکہ اس کے لیے ایک نقشہ کار بھی تجویز کیا۔ وہ یہ ہے کہ مسلم ممالک اور جہاں جہاں غیر مسلم ممالک میں قابل ذکر تعداد میں مسلمان موجود ہیں، وہاں وہاں فقہ اکیڈمیز قائم کی جائیں۔ ان اکیڈمیز کا آپس کا تعلق فیڈریشن جیسا ہو۔ جب بھی ان میں سے کسی اکیڈمی کو کوئی استفتاء آئے وہ اس کی نقول تمام دیگر اکیڈمیز کو بھیج دے اور ان تمام اکیڈمیز کو اس مسئلہ پر غور کیلئے مہلت دی جائے۔ ایک سال بعد یہ اکیڈمیز اپنی اپنی آراء اور ان کے دلائل مرکزی اکیڈمی کو بھیج دیں۔ پھر وہ مرکزی اکیڈمی غور وفکر کے بعد کسی ایک رائے کو اختیار کر لے۔ مولانا نے اپنی اس رائے کا اظہار اپنی مختلف کتابوں میں کیا ہے۔ خطبات بہاولپور، جو مارچ، ۱۹۸۰ء میں دیئے گئے، ان میں بھی یہ خاکہ ذکر کیا گیا ہے۔[30]

ان حضرات کے اس تصور کے عملی مظاہر بیسویں صدی کے نصف آخر میں بھرپور طور پر سامنے آنا شروع ہوئے اور متعدد ادارے قائم ہوئے۔ اجتماعی اجتہاد کے ان اداروں کا تعارف کرانے سے قبل اجتماعی اجتہاد کے چند مبادیات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

اجتماعی اجتہاد کی تعریف

الاجتهاد الجماعي هو استفراغ اغلب الفقهاء الجهدالتحصيل ظن بحكم شرعي بطريق الاستنباط واتفاقهم جميعا او

---

[27] ایضاً، ص 364

[28] ایضاً، ص ۳۶۱

[29] محمد یوسف بنوری، مولانا، تقریظ، تنزیل الرحمن، جسٹس ڈاکٹر، مجموعہ قوانین اسلام، اسلام آباد، ادارہ تحقیقات اسلامی، ۱۹۷۳ء

[30] خطبات بہاولپور، ص ۹۴

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 282-291
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index
Cite us here: Azhar Javed, & Dr. Professor Muhammad Aslam Khan. (2024). A Research Study on the Types, Rulings, and Conditions of Magic (Sihr) in Light of Tafseer Fath ul Aziz: تفسیر فتح العزیز کی روشنی میں سحر کی اقسام،احکام اور شرائط کا تحقیقی مطالعہ. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/352

اغلبهم على الحكم بعد التشاور [31]

اجتماعی اجتہاد، فقہاء کی اکثریت کا کسی حکم شرعی کے ظنی علم کے حصول میں اپنی کوشش صرف کرنا ہے۔ حکم شرعی کا حصول استنباط کے طریقے سے حاصل ہوگا اور مشورہ کے بعد ان تمام فقہاء کا یا اکثر کا اس پر اتفاق ہوگا۔

اجتہاد اور اجماع میں متعدد وجوہ سے فرق ہے۔

1۔اجتماعی اجتہاد امت کے اکثر افراد کا ہوتا ہے جبکہ اجماع امت کے تمام فقہاء کا ہوتا ہے۔

۲ ۔اجماع منجملہ حجج شرعیہ کے ایک حجت شرعیہ ہے جو قطعی ہے جبکہ اجتماعی اجتہاد بمنزلہ انفرادی اجتہاد کے ہے جس کی پابندی شرط نہیں ہے۔

3۔اجماع میں ایسا نہیں ہوتا کہ دو آراء ہوں بلکہ ایک ہی رائے پر اتفاق ہوتا ہے جبکہ اجتماعی اجتہاد کے نتیجے میں دو یا زائد آراء ہو سکتی ہیں۔

۴۔اجماع کسی خاص مسلک کا پابند نہیں ہوتا بلکہ اس میں تمام مسالک کے فقہاء شامل ہوتے ہیں۔اس لیے اگر کسی خاص مسلک کے علماء کسی مسئلہ پر اتفاق کر لیں تو وہ اجماع نہیں کہلاتا۔جبکہ اجتماعی اجتہاد مسلکی اور غیر مسلکی دونوں طرح کا ہو سکتا ہے۔[32]

اسی طرح شوریٰ اور اجتماعی اجتہاد میں بھی فرق ہے۔

ا۔شوریٰ میں تمام شامل ہونے والے حضرات بسا اوقات مجتہد ہوتے ہیں اور بسا اوقات مجتہد نہیں بھی ہوتے، جبکہ اجتماعی اجتہاد میں شامل ہونے والے حضرات مجتہد ہوتے ہیں۔

۲۔شوریٰ میں تمام مسائل قابل مشورہ ہو سکتے ہیں،ان مسائل کا تعلق دنیوی معاملات سے بھی ہو سکتا ہے، جبکہ اجتماعی اجتہاد میں صرف دینی مسائل ہی قابل بحث ہوتے ہیں۔[33]

اجتماعی اجتہاد کی شرعی بنیادیں

اجتماعی اجتہاد کی شرعی بنیادیں درج ذیل ہیں۔

ا **"وعن على قال قلت يا رسول اللهﷺ ان نزل بنا امر ليس فيه بيان امر ولا نهى فما تأمرني قال شاوروا فيه الفقهاء**

---

[31] عبدالحمید السوسوہ اشرفی،الاجتهاد الجماعی في التشريع الاسلامی، قطر، وزارۃ الاوقاف والشؤون الدینیۃ،۱۴۱۸ھ، ص۴۶

[32] وہبہ الزحیلي، الدکتور الاستاذ، الاجتهاد الجماعی واهمیة في مواجهة مشکلات العصر، الدراسات الاسلامیہ، رئیس التحریر، محمد الغزالی، اسلام آباد، مجمع البحوث الاسلامیۃ، العدد الاول، المجلد الاربعون، ذوالقعدۃ محرم ۱۴۲۶ھ، ص۱۱-۱۰

[33] ایضاص 11

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 282-291
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index
Cite us here: Azhar Javed, & Dr. Professor Muhammad Aslam Khan. (2024). A Research Study on the Types, Rulings, and Conditions of Magic (Sihr) in Light of Tafseer Fath ul Aziz: تفسیر فتح العزیز کی روشنی میں سحر کی اقسام،احکام اور شرائط کا تحقیقی مطالعہ. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/352

والعابدين ولا تمضوا فيه رأى خاصة"[34]

حضرت علیؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں کوئی ایسا امر پیش آئے جس کے بارے میں نصوص میں کوئی امر و نہی (حکم) نہ ہو تو آپ ہمیں ایسی صورت میں کیا حکم دیں گے؟ آپ نے فرمایا تم فقہاء اور عابدین سے مشورہ کر لینا اور کسی ایک کی رائے پر نہ چلنا۔

2۔اجتماعی اجتہاد کی تائید میں شیخین صحابہ کے عہد میں کیے جانے والے فیصلے بھی بطور دلیل بیان کیے جاتے ہیں۔[35]

3۔اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز کا عمل بھی یہی نقل کیا جاتا ہے کہ انہوں نے مدینہ منورہ کے دس فقہاء کو جمع کیا اور فرمایا

انما دعوتكم لأمر تؤجرون عليه وتكونون فيه اعوانا على الحق ما اريد ان اقطع أمرا الا برأيكم او براى من حضر منكم[36]

میں نے تم لوگوں کو ایک ایسے کام کیلئے بلایا ہے جس پر یقیناً تمہیں اجر ملے گا اور تم حق کے ناصر و مددگار شمار ہو گے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمام اقدامات تم سب کی رائے یا تم میں سے جتنے بھی حاضر ہوں ان کی رائے سے کروں۔

۴ ۔ تجزو الاجتہاد کے جواز نے بھی اجتماعی اجتہاد کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ فصل اول میں تجزو الاجتہاد کی بحث گزر گئی ہے۔اس بحث کا حاصل یہ ہے کہ اکثر اصولیین کا اس پر اتفاق ہے کہ ایسا ممکن ہے کہ کوئی ایک شخص کسی ایک فقہی باب میں اجتہاد کی اہلیت رکھتا ہو اور دوسرے باب میں اسے یہ صلاحیت حاصل نہ ہو۔ آج کے دور میں مجتہد کو جن مسائل فقہ کا حل ڈھونڈنا پڑتا ہے وہ اس قدر متنوع الاشکال ہیں کہ عین ممکن ہے کہ وہ ان تمام مسائل میں اجتہاد کی صلاحیت نہ رکھتا ہو مثلاً وہ طب (Medical Sciences) کے شعبے میں جدید مسائل کے حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ مگر اقتصادیات (Economics) کے شعبہ میں یہ صلاحیت نہ رکھتا ہو۔[37]

۵۔امام ابو حنیفہ کا شورائی طرز عمل بھی ایک مضبوط بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔[38]

---

[34] امام ہیثمی نے کہا ہے "رواہ الطبرانی فی الاوسط و رجالہ موثقون من اہل الصحیح"، مجمع الزوائد، کتاب العلم، باب فی الاجماع، ۱/۱۷۸؛ طبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الاوسط، قاہرہ، دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ، باب الالف من اسمہ احمد، 2/ ۱۷۲، ح۱۶۱۸

[35] الاجتہاد الجماعی واھمیتہ فی مواجھۃ مشکلات العصر، ص۵

[36] طبری، محمد بن جریر، تاریخ الرسل والملوک، بیروت، دار التراث، ۱۳۸۷ھ، 6/۴۴۷

[37] محمد طاہر منصوری، ڈاکٹر، فقہ کی تشکیل جدید میں اجتماعی اجتہاد کا کردار مشمولہ عصر حاضر میں اجتہاد اور اس کی قابل عمل صورتیں، ص۷۹۔۷۸

[38] فقہ کی تشکیل جدید میں اجتماعی اجتہاد کا کردار مشمولہ عصر حاضر میں اجتہاد اور اس کی قابل عمل صورتیں، ص۸۰-۷۹

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 282-291
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Azhar Javed, & Dr. Professor Muhammad Aslam Khan. (2024). A Research Study on the Types, Rulings, and Conditions of Magic (Sihr) in Light of Tafseer Fath ul Aziz: تفسیر فتح العزیز کی روشنی میں سحر کی اقسام،احکام اور شرائط کا تحقیقی مطالعہ. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/352

اجتماعی اجتہاد کی اہمیت

اجتماعی اجتہاد کی اہمیت درج ذیل نکات سے واضح ہو جاتی ہے۔

ا۔اجتماعی اجتہاد کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے ایک متفقہ موقف امت کے سامنے آجاتا ہے اور اختلاف فتاویٰ سے جو انتشار وافتراق پیدا ہوتا ہے،اس سے حفاظت ہو جاتی ہے۔[39]

2۔بعض محققین کا کہنا ہے کہ آج کے دور میں ذرائع ابلاغ کی ترقی نے بہت سے ایسے لوگوں کیلئے فتویٰ دینا آسان کر دیا ہے جو یقیناً فتویٰ کے اہل نہیں ہیں۔یہ لوگ اخبارات،رسائل،ریڈیو،ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعے مرجوح،متروک،ضعیف اور نام نہاد اقوالِ فقہیہ کی بنیاد پر گمراہ کن فتاویٰ جاری کرتے رہتے ہیں۔اس کے بالمقابل اجتماعی اجتہاد کے ذریعے معتمد اور قابل وثوق اصول واقوال کی روشنی میں علماء کا متفقہ موقف سامنے آتا ہے جس سے ایسے نام نہاد فتاویٰ کا راستہ بند ہوتا ہے۔[40]

اجتماعی اجتہاد کے معاصر ادارے

مندرجہ ذیل عالمی اور مقامی ادارے اجتماعی اجتہاد کی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے جدید مسائل میں اجتماعی موقف سامنے لانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

مجمع البحوث الاسلامیہ،قاہرہ،مصر	المجمع الفقهي الاسلامی،مکہ مکرمہ
مجمع الفقہ الاسلامی،جدہ	یورپین مجلس برائے افتاء وتحقیق
اسلامک فقہ اکیڈمی،انڈیا	مجلس شرعی،مبارکپور،انڈیا
اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان	وفاقی شرعی عدالت[41]

---

[39] الاجتھاد الجماعی واہمیتہ فی مواجھۃ مشکلات العصر،ص ۱۳-۱۲

[40] ایضاص ۱۵-۱۳

[41] ان اداروں میں سے ماسوا مجمع الفقہ الاسلامی جدہ اور مجلس شرعی مبارکپور کے،باقی اداروں کے تعارف اور کارکردگی کے لیے ملاحظہ ہو: محمد طاہر منصوری (مرتب و مدون)،اجتماعی اجتہاد،تصور،ارتقاء اور عملی صورتیں،اسلام آباد،ادارہ تحقیقات اسلامی،۲۰۰۷ء،جبکہ مجمع الفقہ الاسلامی جدہ کے تعارف کیلئے ملاحظہ ہو: فقہ کی تشکیل جدید میں اجتماعی اجتہاد کا کردار مشمولہ عصر حاضر میں اجتہاد اور اس کی قابل عمل صورتیں،ص ۶۹ - ۹۶،جبکہ مجلس شرعی مبارکپور کے تعارف کیلئے ملاحظہ ہو،الجامعۃ الاشرفیہ،مبارکپور،انڈیا کی ویب سائٹ www.aljamiatulashrafia.org ؛نیز راقم کا مقالہ ” فقہ اسلامی کی تشکیل جدید۔بنیادی اصول وضوابط“ میں ان اداروں کی ویب سائٹس کا رابطہ (link) دیا گیا ہے۔ملاحظہ ہو: https://jirs.uoh.edu.pk/index.php/JIRS/article/view/420

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 282-291
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Azhar Javed, & Dr. Professor Muhammad Aslam Khan. (2024). A Research Study on the Types, Rulings, and Conditions of Magic (Sihr) in Light of Tafseer Fath ul Aziz: تفسیر فتح العزیز کی روشنی میں سحر کی اقسام،احکام اور شرائط کا تحقیقی مطالعہ. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/352

برصغیر میں اجتماعی اجتہاد کی روایت

ہندوستان میں اجتماعی غور وفکر کے سلسلے کی ابتدائی کڑی تو فتاویٰ عالمگیری ہی ہے۔ مسلمانوں کے اقتدار کا سورج غروب ہونے کے بعد اس سلسلہ کی ایک کاوش حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد اور مفتی کفایت اللہ کے زیر سایہ سرانجام پائی اور اس کے نتیجہ میں الحیلۃ الناجزہ اور انفساخ نکاح مسلم ایکٹ کی ترتیب عمل میں آئی، پھر جمعیت علماء ہند کے ذمہ داروں میں سے ایک اہم شخصیت حضرت مولانا محمد میاں دیوبندی نے "ادارۃ المباحث الفقہیہ" قائم کیا جس نے رویت ہلال کے موضوع پر ایک کانفرنس بھی منعقد کی۔

غالباً ۱۹۶۳ء میں مولانا ابوالحسن علی ندوی (م ۱۹۹۹ء) نے "مجلس تحقیقات شرعیہ" قائم کی۔ یہ وہی مجلس ہے جو مولانا محمد تقی امینی کی فقہ کی تشکیل جدید کی تحریک کا نتیجہ تھی۔ اس مجلس نے کئی کی مسائل انشورنس، رویت ہلال اور نس بندی کے موضوعات پر متعدد نشستیں منعقد کیں اور بعض قابل قدر فیصلے بھی ہوئے۔ مگر ان دونوں اداروں کو زیادہ وسعت حاصل نہیں ہو سکی۔

پاکستان میں اجتماعی اجتہاد کی ابتداء اس وقت ہوئی جب اس ملک کے قیام کے فوراً بعد یہ سوال اٹھایا گیا کہ اس ملک میں اسلام کا نفاذ کس مذہبی فرقہ کی تشریحات کے مطابق ہو؟ اس پر تمام مذہبی مکاتب فکر کے اکتیس (۳۱) سرکردہ علماء کرام جمع ہوئے۔ علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۹۵۳ء) کی صدارت میں ان حضرات نے متفقہ طور پر بائیس نکات وضع کیے۔ ان بائیس نکات میں سے ایک ایک نکتہ ان حضرات کی اجتہادی صلاحیتوں پر شاہد ہے۔
42

البتہ پاکستان میں باقاعدہ اجتماعی اجتہادی کاوشوں کی ابتداء غالباً "مجلس تحقیق مسائل حاضرہ" کے قیام سے ہوئی ہے۔ یہ وہ مجلس ہے جو مفتی محمد شفیع (م ۱۹۷۶ء) اور مولانا یوسف بنوری نے قائم کی تھی۔ اس مجلس کی باقاعدہ تشکیل کب ہوئی؟ اس کے بارے میں ۱۹۶۶/ ۱۹۶۷ء کا زمانہ تخمینے سے مقرر کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے کہ مفتی محمد شفیع نے اس مجلس کے تحقیق شدہ رسالہ انسانی اعضاء کی پیوندکاری کا دیباچہ لکھا ہے جس پر شعبان ۱۳۸۷ھ کی تاریخ ثبت ہے۔ یہ زمانہ نومبر/ دسمبر ۱۹۶۷ء کا بنتا ہے۔ مفتی شفیع نے اس کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ یہ مجلس مختلف تحقیقی مسائل بلاسود بینکاری، پراویڈنٹ فنڈ، مواقیت حج، مشینی ذبیحہ وغیرہ پر فیصلے کر چکی ہے جو عنقریب چھپ جائیں گے۔[43] اس تحریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ ساٹھ کی دہائی کے دوسرے نصف میں یہ مجلس تشکیل پائی ہوگی۔ مفتی شفیع نے لکھا ہے کہ یہ مجلس ابھی تک عام جماعتوں کی رکھی پابندیوں اور عہدہ ومنصب کے ضابطوں سے بے نیاز اپنا کام نہایت سادگی سے سرانجام دے رہی ہے۔[44] اس رسالہ کی ابتداء میں اس مجلس کی ہیئت تنظیمی کا ایک خاکہ دیا گیا ہے۔ اس خاکہ کے

---

[42] دور جدید میں اجتہاد کی ضرورت اور دائرہ کار مشمولہ عصر حاضر میں اجتہاد اور اس کی قابل عمل صورتیں، ص ۳۰-۲۹

[43] محمد شفیع مفتی (دیباچہ) انسانی اعضاء کی پیوندکاری، کراچی، دارالاشاعت، س ن، ص 6

[44] محولہ بالا

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 282-291
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Azhar Javed, & Dr. Professor Muhammad Aslam Khan. (2024). A Research Study on the Types, Rulings, and Conditions of Magic (Sihr) in Light of Tafseer Fath ul Aziz: تفسیر فتح العزیز کی روشنی میں سحر کی اقسام،احکام اور شرائط کا تحقیقی مطالعہ. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/352

مطابق مفتی محمد شفیع اور مولانا یوسف بنوری سرپرست ہیں اور مفتی رشید احمد لدھیانوی (م ۲۰۰۲ء)، مفتی ولی حسن ٹونکی (م ۱۹۹۵ء)، مولانا عاشق الٰہی بلند شہری (م ۲۰۰۱ء)، مفتی محمد رفیع عثمانی اور مفتی تقی عثمانی اراکین میں شامل ہیں۔[45]

[45] انسانی اعضاء کی پیوند کاری، ص ۲